23واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 23 اگست 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری 2۔ آبپاشی

بروز منگل مورخہ 2فروری 2016اور بروز بدھ 30مارچ 2016کے ایجنڈا سے سانحہ گلشن اقبال کی بناء پر زیر التواء سوال

رحیم یار خان: لکڑی چوری سے متعلقہ تفصیلات

*3998: قاضی احمد سعید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 2007ء سے 2010ء تک لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمات میں محکمہ ہذا کے کتنے اور کون کون سے ملازمین ملوث پائے گئے اور ان ملوث ملازمین کے خلاف کیا کارروائی کی، تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 20فروری 2014 تاریخ ترسیل 29اپریل 2014)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

(الف) ضلع رحیم یار خان میں دوران سال 2010-2007 لکڑی چوری کے درج ذیل مقدمات درج کروائے گئے۔(F.I.R)

سال	تعداد مقدمات	مالیت
2007	20	6770660/-روپے
2008	26	2356340/-روپے
2009	49	5726420/-روپے
2010	89	6764490/-روپے
کل تعداد	184	21617910/-روپے

(ب)(i) ان مقدمات میں محکمہ ہذا کا کوئی ملازم ملوث نہ تھا۔ تاہم عدم پیروی مقدمات خارج ہونے کی وجہ سے درج ذیل ملازمین کو ریکوری ڈالی گئی۔

نام ملازم	مقدمہ نمبر	مالیت روپے	حکمنامہ نمبری وتاریخ

1۔ مسٹر توقیر احمد فارسٹ گارڈ	50/08،85/09	128250/-	132/RFD مورخہ 16-3-2012
2۔ مسٹر شہزاد افضل فارسٹ گارڈ	750/08،53/09	50200/-	133/RFD مورخہ 16-3-2012
3۔ مسٹر افتخار حسین فارسٹ گارڈ	427/09،455/09	113300/-	134/RFD مورخہ 16-3-2012
4۔ مسٹر فیض رسول فارسٹ گارڈ	27/09	51960/-	135/RFD مورخہ 16-3-2012
5۔ مسٹر محمد شاہد فارسٹ گارڈ	21/09	39400/-	136/RFD مورخہ 16-3-2012
6۔ مسٹر رحیم گل فارسٹر	399/08	33200/-	137/RFD مورخہ 16-3-2012
7۔ مسٹر محمد اقبال، فارسٹ گارڈ	456/08،30/09، 145/09،147/09	438800/-	138/RFD مورخہ 16-3-2012
8۔ مسٹر محمد سلیم پتافی فارسٹ گارڈ	86/09،458/09	120400/-	139/RFD مورخہ 16-3-2012
9۔ مسٹر محمد اقبال ولد یار محمد فارسٹ گارڈ	122/07،134/07، 324/08،341/08	689000/-	140/RFD مورخہ 16-3-2012

کل 19 Nos 1664450/- روپے

(ii) سرکاری ملازمین جو درخت / لکڑی چوری میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ان کو جو سزائیں دی گئیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(تاریخ وصولی جواب 4 جون 2014)

بروز منگل مورخہ 2فروری 2016اور بروز بدھ 30مارچ 2016کے ایجنڈا سے سانحہ گلشن اقبال کی بناء پر زیر التواء سوال

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر دینے کا طریق کار اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*4399: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے، کتنی اراضی پر جنگلات ہیں اور کتنی خالی پڑی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) محکمہ جنگلات کا اراضی لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) محکمہ جنگلات نے کتنی اراضی لیز پر کس کس کو دی ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 27مارچ 2014 تاریخ ترسیل 11جون 2014)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات صوبائی گورنمنٹ کے تحت کمالیہ میں 10866ایکڑ اور بھاگٹ ریزروائر پلانٹیشن میں 715ایکڑ پر کنٹرول ہے اس میں 3500ایکڑ پر جنگلات موجود ہے اور 8081ایکڑ رقبہ خالی ہے۔

(ب) محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر نہیں دی جاتی کیونکہ فارسٹ ایکٹ 1927اب 21اکتوبر 2010 سے Amend ہو چکا ہے، جس میں لیز وغیرہ پر مکمل Ban ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ بھی لیز پر نہیں دیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 10جولائی 2014)

بروز بدھ 30مارچ 2016 کے ایجنڈا سے سانحہ گلشن اقبال کی بناء پر زیر التواء سوال

رجانہ میں وائلڈ لائف کی بریڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*5684: لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رجانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وائلڈ لائف بریڈنگ پارک جب سے بنا ہے اس میں اب تک کتنے جانوروں کا اضافہ کیا گیا اور کون کونسے نئے جانور لائے گئے ہیں؟

(ب) بریڈنگ پارک میں کتنے شیڈ بنائے گئے ہیں؟

(ج) کیا بریڈنگ پارک کی چاردیواری مکمل بنا دی گئی ہے اگر نہیں تو محکمہ اس طرف توجہ کیوں نہیں دے رہا؟

(تاریخ وصولی 02جنوری 2015 تاریخ ترسیل 17مارچ 2015)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

(الف) رجانہ وائلڈ لائف پارک ٹوبہ ٹیک سنگھ 89-1987 میں بنایا گیا تھا اور اس میں بنائے گئے شیڈز میں گنجائش کے مطابق جانور اور پرندے رکھے گئے ہیں۔ سال 2006ء میں ایک جوڑا مفلان شیپ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(ب) بریڈنگ پارک میں آٹھ شیڈ بنائے گئے تھے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ ایوری ایک عدد

2۔ بندر گھر ایک عدد

3۔ برڈ کیجز چھ عدد

(ج) پارک کی چاردیواری 89-1987 میں چین لنک سے بنائی گئی تھی جو اپنی میعاد پوری کر چکی ہے۔ محکمہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 سے چاردیواری کی بحالی کا ارادہ رکھتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2015)

بروز بدھ 30مارچ 2016کے ایجنڈا سے سانحہ گلشن اقبال کی بناء پر زیر التواء سوال

مری میں ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*6005: باؤ اختر علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے زیر انتظام مری میں کون کون سے ریسٹ ہاؤسسز ہیں، کتنے اوران کے نام مع کمرے اوران میں کیا کیا سہولیات ہیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسسز کی بکنگ کا کیا Criteria ہے اوران کا یومیہ کتنا کرایہ ہے نیز پچھلے دوسالوں 2012-13اور 2013-14میں کرایہ کی مد میں کتنی آمدن ہوئی ہر ایک کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) ان ریسٹ ہاؤسسز کی سال 2012-13اور 2013-14میں Renovation پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) ان ریسٹ ہاؤسسز کے ماہانہ یوٹیلٹی بلوں کی مد میں کتنے اخراجات ہوئے؟

(تاریخ وصولی 10فروری 2015 تاریخ ترسیل 23اپریل 2015)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

(الف) محکمہ جنگلات مری کے زیر انتظام ریسٹ ہاؤسز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ریسٹ ہاؤس	تعداد کمرہ جات
1	گھوڑا گلی	05
2	پتریاٹہ	03
3	بن	02

ان تمام ریسٹ ہاؤسز میں پانی، بجلی اور کچن کی سہولیات موجود ہیں۔

(ب)1۔ محکمہ جنگلات کے مروجہ قوانین کے مطابق محکمہ جنگلات کے ریسٹ ہاؤسز پہلی ترجیح کے طور پر محکمہ جنگلات کے gazetted Officers کو برائے رہائشی سہولیات دیئے جاتے ہیں۔ محکمہ جنگلات کے افسران کو یہ سہولت 15 دن سے زیادہ نہیں دی جا سکتی۔اس کے علاوہ حکومت کے دیگر محکمہ جات کے افسران جب وہ ڈیوٹی کے دوران سفر کر رہے ہوں اور ریسٹ ہاؤسز میں ٹھہرنے کے متمنی ہوں تو محکمہ جنگلات کے متعلقہ افسران سے اجازت لینا لازمی ہے۔دیگر سرکاری ملازمین بھی سفر کے دوران ان ریسٹ ہاؤسز میں رہائشی سہولیات لے سکتے ہیں۔ جس کے لیے ان کو کرایہ ادا کرنا لازمی ہے۔

2۔ریسٹ ہاؤسز کے یومیہ کرایہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔محکمہ جنگلات کے افسران مبلغ -/200 روپے یومیہ ،دیگر سرکاری محکمہ جات کے افسران مبلغ -/400 .Rs یومیہ، پرائیویٹ افراد مبلغ -/800 روپے یومیہ، مورخہ 20-05-2014 سے حکومت نے مری کے ریسٹ ہاؤسز (محکمہ جنگلات) کا کرایہ تمام افسران اور پرائیویٹ لوگوں کے لئے مبلغ -/2000 روپے یومیہ مقرر کیا ہے۔

3۔ پچھلے دو سالوں 13-2012 اور 14-2013 میں ریسٹ ہاؤسز سے حاصل شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام ریسٹ ہاؤس	تفصیل آمدن برائے سال		میزان
	2012-13	2013-14	
گھوڑا گلی	77400 روپے	42800 روپے	Rs. 120200/-
پتریاٹہ	28800 روپے	27200 روپے	Rs. 56000/-
بن	7800 روپے	4200 روپے	Rs. 12000/-

(ج) ان ریسٹ ہاؤسز میں سال 13-2012 اور 14-2013 میں renovation کی مد میں کئے گئے اخراجات درج ذیل ہیں:۔

نام ریسٹ ہاؤس	تفصیل اخراجات مرمتی برائے سال	میزان

	2012-13	2013-14	
گھوڑا گلی	0	502000/- روپے	Rs. 502000/-
پتریاٹہ	85000/- روپے	250000/- روپے	Rs. 335000/-
بن	0	200000/- روپے	Rs. 200000/-

(د) ان ریسٹ ہاؤسز میں دوران سال 2012-13 اور 2013-14 میں ماہانہ Utility بلوں کی مد میں اخراجات درج ذیل ہیں:۔

نام ریسٹ ہاؤس	تفصیل Utility Bill اخراجات برائے سال		میزان
	2012-13	2013-14	
گھوڑا گلی	96027/- روپے	114926/- روپے	Rs. 210953/-
پتریاٹہ	104220/- روپے	113250/- روپے	Rs. 217470/-
بن	8750/ روپے	11250/- روپے	Rs. 20000/-

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم جون 2015)</u>

بروز بدھ 30 مارچ 2016 کے ایجنڈا سے سانحہ گلشن اقبال کی بناء پر زیر التواء سوال

<u>گجرات: جنگلات سے لکڑی چوری کے مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات</u>

*6903: <u>محترمہ خدیجہ عمر</u>: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات میں سال 2013تا2015 محکمہ جنگلات میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمات میں محکمہ کے کون کونسے ملازمین ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 07جولائی 2015   تاریخ ترسیل 20اگست 2015)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

(الف) ضلع گجرات میں سال 2013تا2015 درج ذیل لکڑی چوری کے کیس / مقدمات درج ہوئے:۔

نمبر شمار	ایف آئی آر نمبر	تاریخ	نام تھانہ	نقصان جنگل	مالیت (روپے)
1	94/15	03-03-2015	ڈنگہ	10درخت	28,220/-
2	133/15	21-03-2015	ڈنگہ	12درخت	39,370/-

(ب) ان مقدمات میں محکمہ کا کوئی ملازم ملوث نہ تھا بلکہ یہ درخت پرائیویٹ لوگوں نے چوری کیے اور ان کے خلاف یہ مقدمات درج کروائے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 5اکتوبر 2015)

ارسا میں پنجاب کی نمائندگی سے متعلقہ تفصیلات

*4477: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ارسا میں پنجاب کی نمائندگی کون کرتا ہے اور ان کی نامزدگی کون کس قاعدہ قانون کے مطابق کرتا ہے؟

(ب)اس نمائندہ نے یکم جنوری 2012ء سے آج تک ارسا کی کتنی میٹنگز Attend کی ہیں یہ میٹنگز کس کس تاریخ کو کہاں کہاں منعقد ہوئیں؟

(ج)ان میٹنگز میں اس نمائندے نے پنجاب میں نہری پانی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے کس کس میٹنگ میں Point اٹھائے اٹھائے اور کیا کیا اقدامات اس نے ان میٹنگ میں پیش کئے؟

(د) کیا حکومت ارسا میں پنجاب میں نہری پانی کی کمی کا پوائنٹ دوبارہ سے اٹھانے اور پنجاب میں ضرورت کے مطابق پانی لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 اپریل 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف)ارسا میں پنجاب کی نمائندگی پنجاب کا نامزد کردہ نمائندہ کرتا ہے جس کی نامزدگی ارسا ایکٹ کی شق نمبر 4(1) کے تحت وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری سے کی جاتی ہے۔ارسا ایکٹ کی شق نمبر 4(1) کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)پنجاب کے نامزد نمائندہ نے 2012 سے لے کر آج تک ارسا کی مندرجہ ذیل میٹنگز میں شمولیت کی ہے:۔

	میٹنگ	تعداد	جگہ
i۔	ارسا میٹنگز	42	اسلام آباد
ii۔	ارسا ایڈوائزری میٹنگز	10	اسلام آباد
iii۔	ارسا ریگولیشن میٹنگز	689	اسلام آباد

مندرجہ بالا تمام میٹنگز کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج)ان تمام میٹنگز میں اس نمائندے نے واٹر ایکارڈ میں پنجاب کے مختص کردہ پانی کے حصے کے تناسب سے ہر سال پنجاب کے نہری پانی کا پورا حصہ یقینی بنایا۔ نہری پانی کی کمی دور کرنے کے لئے پنجاب کے نمائندے نے نئے ڈیم بنانے پر پورا زور دیا، نہ صرف ارسا بلکہ پاکستان کے دوسرے اداروں

یعنی سینٹ اور قومی اسمبلی کی واٹر اینڈ پاور کی سٹینڈنگ کمیٹی اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی میں پاکستان میں پانی کی کمی کی وجوہات اور اس کو دور کرنے کے لئے نئے ڈیم بنانے کی ضرورت پر مفصل روشنی ڈالی۔

(د) حکومت پنجاب ارسا کی ہر میٹنگ میں اپنے نمائندہ کے ذریعے پنجاب میں نہری پانی کی کمی کا مسئلہ ہمیشہ اٹھاتی ہے اور پنجاب کو ضرورت کے مطابق پانی دینے پر اصرار کرتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2016)

صوبہ میں جنگلی حیات میں کمی کے اسباب سے متعلقہ تفصیلات

*7481: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی عدم توجہی کے باعث صوبہ میں جنگلی حیات میں دن بدن کمی واقع ہوتی جارہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنگلی حیات کی کچھ اقسام ناپید ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف اقسام کی بیماریاں، قیام کا بندوبست نہ ہونا اور غیر قانونی شکار بھی جنگلی حیات میں کمی کا باعث ہیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو جنگلی حیات کی حفاظت اور بقاء کیلئے محکمہ نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 22 فروری 2016 تاریخ ترسیل 25 اپریل 2016)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ جنگلی حیات کی کمی کے حسب ذیل دیگر اسباب ہیں۔

1۔ شہری اور صنعتی آبادیوں کا پھیلاؤ

2۔زرعی رقبہ جات میں توسیع

3۔جنگلات کی کمی

4۔ماحولیاتی آلودگی

5۔فصلات پر کیڑے مار ادویات کا استعمال

6۔بارشوں میں کمی اور آبی مساکن کا سکڑنا

7۔موسمی تغیر و تبدل

8۔جنگلی حیات کے غیر دانشمندانہ استعمال کا رجحان

(ب) یہ درست ہے کہ دنیا میں جنگلی حیات کی کچھ اقسام ناپید ہو چکی ہیں جو کہ مسلسل ایک ارتقائی عمل ہے اور مختلف عوامل کی بنا پر اس ارتقائی عمل کی رفتار موجودہ صدی میں قدرے زیادہ ہے تاہم پنجاب میں پائی جانیوالی جنگلی حیات کی آبادی متوازن ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ کے دستیاب وسائل کو جنگلی حیات کے قیام بندوبست کے حوالے سے بخوبی بروے کار لایا جارہا ہے اور محکمہ کے زیر انتظام 37 وائلڈ لائف سینکچوریز، 24 گیم ریزرو، 4 نیشنل پارکس، 14 وائلڈ لائف پارکس اور 3 چڑیا گھر جنگلی حیات کی محفوظ پناہ گاہوں کی شکل میں اس ضمن میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

(د) محکمہ کی جانب سے جنگلی حیات کی بقاء اور تحفظ کیلئے اٹھائے جانیوالے اقدامات حسب ذیل ہیں:۔

1۔پروٹیکشن فورسز کا قیام

2۔فیلڈ ایریا میں چیک پوسٹوں کا قیام

3۔فیلڈ سٹاف کو ممکنہ حد تک موٹر سائیکلز اور دیگر ذرائع رسل ورسائل کی فراہمی

4۔پبلک پوائنٹس خصوصاً ایئرپورٹس، ریلوے سٹیشنوں اور بس اڈوں پر عملہ کی تعیناتی اور کڑی نگرانی

5۔ناجائز اور غیر قانونی شکار کی موثر روک تھام کیلئے خصوصی چھاپہ مار ٹیموں کی تشکیل

6۔CBOs کا قیام

7۔محفوظ علاقہ جات کی سٹیلائٹ امیجز کے ذریعے از سر نو حد بندی کا فیصلہ

8۔ زیر التواء مقدمات کی موثر پیروی اور قید و سزا میں اضافے کیلئے قانون سازی کا فیصلہ

9۔ پارکس اور چڑیا گھروں میں جانوروں کے جوڑوں (Paring) کو یقینی بنانا

10۔ اچھی کارکردگی کے حامل ملازمین / معاونین کی حوصلہ افزائی

(تاریخ وصولی جواب 28 جون 2016)

محکمہ انہار کا چھ زونوں میں پانی کی تقسیم کے فارمولا سے متعلقہ تفصیلات

*6253: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انہار کے چھ زونوں اور ایل بی ڈی سی (آئی پی) میں نہر کے پانی کی تقسیم کس فارمولے کے تحت ہوتی ہے، یہ فارمولا کونسی کمیٹی طے کرتی ہے اور اس کمیٹی میں کون کونسے افسران و دیگر ممبران ہوتے ہیں، کیا کسانوں کا بھی کوئی نمائندہ ہوتا ہے، کیا پانی کی اس تقسیم کا فارمولا مستقل طے ہے یا یہ تبدیل ہوتا رہتا ہے، مالی سال 15-2014 میں پانی کی تقسیم ان زونوں میں کس طرح کی جارہی ہے؟

(ب) محکمہ انہار کے ان زونوں میں کاشت ہونے والا رقبہ کتنا ہے اور کتنا رقبہ اس وقت کاشت نہیں ہو رہا اور کس وجہ سے کاشت نہیں ہو رہا؟

(ج) جو کثیر رقبہ ان زونوں میں پانی کی کمی کی وجہ سے کاشت نہیں ہو رہا اسے پانی مہیا کرنے کے لئے محکمہ نے کیا ہوم ورک کر رکھا ہے، اس کی تفصیل ایوان میں بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 5 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2015)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) پنجاب کے محکمہ انہار کے چھ زون اور ایل، بی، ڈی، سی (آئی پی) ہیں۔ پانی کی تقسیم واٹر اکارڈ 1991 میں دی گئی ایلوکیشن کے مطابق کی جاتی ہے۔ یہ ایلوکیشن اور تقسیم کا فارمولا کونسل آف کامن انٹرسٹ سے منظور شدہ ہے تاہم واٹر اکارڈ میں گنجائش رکھی گئی ہے تاکہ اس فارمولے کو پانی کی دستیابی اور ہر نہر میں پانی کی طلب کے مطابق عمل میں لایا جائے۔

محکمہ انہاراس فارمولے کے تحت ہر فصل یعنی، خریف اور ربیع کے لیے ارسا سے مختص شُدہ حصے کے مطابق ہر نہر کے چلانے کا پروگرام مرتب کرتا ہے۔ یہ پروگرام محکمہ کے چھ زونوں کے چیف انجینئر صاحبان اور محکمہ زراعت کو بھیج دیا جاتا ہے تاکہ اس پروگرام میں اگر کسی تبدیلی کی ضرورت ہو تو وہ ڈائریکٹر ریگولیشن کو بھیج دیا جائے تاکہ اس پروگرام میں مناسب تبدیلی کی جاسکے۔ دوران فصل موسمی حالات کی وجہ سے اگر کسی تبدیلی کی ضرورت ہو تو پنجاب کے مختص شُدہ حصے میں رہتے ہوئے وہ تبدیلی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔ سال 15۔2014 میں پانی کی تقسیم ان زونوں میں اس فارمولے کے تحت عمل میں لائی گئی ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ انہار کے ریکارڈ کے مطابق پنجاب کی نہروں کا کل قابل کاشت رقبہ تقریباً 23.0 ملین ایکڑ ہے۔ جس میں سے تقریباً 20.0 ملین ایکڑ رقبہ کاشت ہوتا ہے۔ کم رقبہ کاشت ہونے کی وجہ پانی کی کم دستیابی ہے۔

(ج) کاشت نہ ہونے والے رقبے کے لیے مزید پانی کی ضرورت نئے ڈیم بنانے سے پوری ہو سکتی ہے۔ نئے ڈیم بنانا وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جس کے لئے پنجاب حکومت وفاقی حکومت کو پرزور سفارش کرتی رہتی ہے کہ نئے ڈیم بنائے جائیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2016)</u>

<u>ضلع گوجرانوالہ میں جنگلات و لکڑی چوری سے متعلقہ تفصیلات</u>

<u>*7515: چودھری اشرف علی انصاری</u>: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے رقبہ پر کہاں کہاں جنگلات ہیں نیز کیا سڑکوں، نہروں اور راجباہوں پر لگے ہوئے، درخت بھی محکمہ کی ملکیت ہیں؟

(ب) سال 2014 سے آج تک ضلع مذکورہ میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے اور ان مقدمات پر اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ عملہ کی ملی بھگت سے لکڑی چوری کی جاتی ہے اگر ہاں تو حکومت نے اس سلسلہ میں اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2016 تاریخ ترسیل 17 مئی 2016)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سرکاری بیلہ جات (جنگلات) موجود ہیں، سڑکات، انہار اور راجباہوں پر کھڑے درختان محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رقبہ سرکاری بیلہ جات 4366 ایکڑ

کینال سائیڈ 690 میل

روڈ سائیڈ 234 میل

ریلوے لائن 65 میل

(ب) سال 2014 میں محکمہ جنگلات حکومت پنجاب نے لکڑی چوری کرنے والے ملزمان کے خلاف کل 108 عدد چالان کیے جن کی مالیت مبلغ۔/909069 روپے بنتی ہے اور چوری شدہ درختان 180 عدد مختلف اقسام کے تھے جن کی قیمت وعوضانہ سرکار ملزمان سے وصول کر کے مبلغ۔/7,32,409 روپے خزانہ سرکار میں جمع کروائے گئے۔ جن ملزمان نے عوضانہ سرکار دینے سے انکار کیا ان کے خلاف متعلقہ تھانوں میں بذریعہ ایف آئی آر مقدمات 5 عدد درج کروائے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ایف آئی آر	نقصان درختان	کل رقم	کیفیت
1	230/14 dt 6-8-2014	4	111000	چالان شد
2	246/15 dt 22-7-2015	2	2840/-	کمپاؤنڈ
3	502/15 dt 1-12-2015	1	2200/-	کمپاؤنڈ

4	89/16 dt 23-3-2016	3	16200/-	زیر تفتیش
5	139/16 dt 21-06-2016	2	44420/-	زیر تفتیش

(ج) ضلع گوجرانوالہ سال 2014 میں محکمہ جنگلات حکومت پنجاب نے سرکاری ملازمین کے خلاف پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 40 عدد ملازمین کو نقصان سرکار مبلغ 9334208/- روپے کی ریکوری ڈالی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

صوبہ بھر میں ریجن وائز نہری رقبہ کی تفصیلات

*6667: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ نہر کے ریکارڈ میں ریجن وائز کتنا رقبہ ہے، ریجن وائز کل رقبہ میں کتنا قابل کاشت ہے، ریجن وائز اس رقبہ کے لئے کتنا نہری پانی فراہم کیا جاتا ہے اور ریجن وائز یہ فی ایکڑ کتنا بنتا ہے؟

(ب) پنجاب میں سیلابی پانی کو سٹور کرنے کیلئے کتنے منصوبہ جات پر عملی کام ہو رہا ہے اور کتنے منصوبہ جات کی فزیبلٹی بنائی جا رہی ہے اور یہ کب تک بنے گی، جو منصوبہ جات عملی طور پر زیر تعمیر ہیں ان کی فی منصوبہ لاگت کتنی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) محکمہ انہار پنجاب کے چھ زون اور ایل بی ڈی سی آئی پی ہیں اُن کے حوالے سے مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	اریگیشن زون	کل رقبہ (ایکڑ)	کاشت رقبہ (ایکڑ)	کل پانی (کیوسک)	فی ایکڑ پانی (کیوسک)	فی ہزار ایکڑ پانی (کیوسک)	سسٹم
1	لاہور زون	3423199	3121220	15493	0.00332-0.00273	3.32-2.73	سالانہ

					0.0055۔0.00285 0.0075	5.50۔2.85 7.50	ششماہی فلڈچینل
2	فیصل آباد زون	3657734	3035217	12009.44	0.00284۔0.00152 0.00515	2.84۔1.52 5.15	سالانہ ششماہی
3	ملتان زون	3499576	3242297	18412	0.0036۔0.003 0.0055۔0.0048	3.60۔3.00 5.50۔4.80	سالانہ ششماہی
4	ڈی جی خان زون	2321832	2146508	19992	0.00770۔0.0048 0.00857۔0.00636	7.70۔4.80 8.57۔6.36	سالانہ ششماہی
5	بہاولپور زون	4659959	4108760	19615	0.00425۔0.0036 0.011۔0.0055 0.00425	4.25۔3.60 11.0۔5.50 4.25	سالانہ ششماہی فلڈچینل
6	سرگودھا زون	4565671	3993135	16300	0.00318۔0.00152 0.00568۔0.00325	3.18۔1.52 5.68۔3.25	سالانہ ششماہی
7	ایل بی ڈی سی آئی پی	1976252	1738906	8841	0.00450۔0.00300	4.50۔3.00	سالانہ

مزید ڈویژن وائز مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب میں میں سیلابی پانی کو سٹور کرنے کے لیے 9 منصوبہ جات پر عملی کام ہو رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ڈیم کا نام	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	ضلع
1۔	قبلہ بانڈی ڈیم	324.896	اٹک
2۔	پنڈوری ڈیم	655.020	جہلم
3۔	ارڑ مغلاں ڈیم	829.375	چکوال
4۔	سوڑا ڈیم	915.075	اٹک
5۔	مہوٹا ڈیم	1787.416	روالپنڈی
6۔	ٹمن ڈیم	1542.014	چکوال

7۔	چاہان ڈیم	1567.429	راولپنڈی
8۔	مجاہد ڈیم	685.654	راولپنڈی
9۔	موہرہ شیرا ڈیم	688.705	جہلم

6 منصوبہ جات ایسے ہیں جن کی فزیبلٹی سٹڈی بنائی جارہی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ڈیم کا نام	ضلع	تاریخ برائے تکمیل فزیبلٹی سٹڈی
1۔	ڈھوڑچہ ڈیم	راولپنڈی	فزیبلٹی سٹڈی مکمل ہوچکی ہے
2۔	ٹھٹہ ڈیم	راولپنڈی	30.06.2016
3۔	قطب بندی ڈیم	اٹک	30.06.2016
4۔	وڈور ڈیم	ڈیرہ غازی خان	30.06.2016
5۔	میٹھاون ڈیم	ڈیرہ غازی خان	30.06.2016
6۔	چھاچھڑ ڈیم	راجن پور	30.06.2016

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2016)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

*7764: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے زیر کنٹرول جنگلات لگائے گئے ہیں اور ان جنگلات کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ جنگلات کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کی دیکھ بھال پر کتنا عملہ متعین ہے اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) ضلعی حکومت کے زیر کنٹرول جنگلات کے رقبہ میں سال 2012 سے سال 2015 تک کتنی تعداد اور مالیت کے درخت لگائے گئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 اپریل 2016 تاریخ ترسیل 8 جولائی 2016)

جواب

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول جنگلات کے رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

صوبائی گورنمنٹ	ضلعی گورنمنٹ
11581ایکڑ	2724.25ایکڑ

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جنگلات کے رقبہ وتعینات عملہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل پلانٹیشن	کل رقبہ	متعین عملہ	کیفیت
1	کمالیہ پلانٹیشن	10866 ایکڑ	SDFO = 1, Forester = 4 & Forest Guard = 15	زیرانتظام صوبائی گورنمنٹ
2	بھاگٹ ریزروائر	715ایکڑ	Forester = 1 & Forest Guard = 02	زیرانتظام صوبائی گورنمنٹ
3	بھاگٹ پلانٹیشن	619.25 ایکڑ	Forester = 1 & Forest Guard = 01	زیرانتظام ضلعی گورنمنٹ
4	چک نمبر150 گ۔ب	76ایکڑ	Forest Guard = 01	زیرانتظام ضلعی گورنمنٹ
5	چک نمبر160 گ۔ب	187ایکڑ	Forest Guard = 01	زیرانتظام ضلعی گورنمنٹ
6	چک نمبر324 ج۔ب	351ایکڑ	Forest Guard = 01	زیرانتظام ضلعی گورنمنٹ
7	چک نمبر300 گ۔ب	1491 ایکڑ	Forester = 1 & Forest Guard = 01	زیرانتظام ضلعی گورنمنٹ

(ج) ضلعی حکومت کے زیر کنٹرول جنگلات کے رقبہ میں سال 2012 سے 2015 تک لگائے گئے پوداجات واخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	تعداد پوداجات	مالیت
2012-2011	3630 عدد	-/2,16,135 روپے
2013-2012	------	-------
2014-2013	------	------
2015-2014	------	------

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: منظور شدہ واٹر الاؤنس سے متعلقہ تفصیلات

*6709: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھنگ برانچ کا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے منظور شدہ واٹر الاؤنس کتنا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ برانچ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو منظور شدہ واٹر الاؤنس کے مطابق پانی نہیں دیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے جن دیہات کی زمینوں کو یہ نہر سیراب کرتی ہے ان کا زیر زمین پانی قابل استعمال نہ ہے؟

(د) سال 15-2014 کے دوران جھنگ برانچ میں کتنے کیوسک پانی چھوڑا جاتا رہا ہے اگر اس کا ریکارڈ محکمہ کے پاس موجود ہے تو اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کیا محکمہ نہر جھنگ برانچ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے منظور شدہ پانی کی فراہمی کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 مئی 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جھنگ برانچ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقہ کے لئے منظور شدہ واٹرالاؤنس 2.84 کیوسک فی 1000 ایکڑ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقہ کو منظور شدہ واٹرالاؤنس کے مطابق ہی پانی مہیا کیا جارہا ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے۔

(د) سال 15-2014 کے دوران جھنگ برانچ میں اوسطاً 1240 کیوسک پانی مہیا کیا جاتا رہا ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ہ) ٹوبہ ٹیک سنگھ کو منظور شدہ پانی فراہم کیا جارہا ہے تاہم اگر جھنگ برانچ میں پانی کی کمی کا سامنا ہو تو نہروں کو منظور شدہ وارہ بندی کے مطابق چلایا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2016)

پانی چوری کے نئے ایکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*7422: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پانی چوری کا ترمیم شدہ نیا پانی چوری ایکٹ 2016 کا نفاذ کیا ہے جس میں سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی چوری کو روکنے کی ذمہ داری محکمہ آبپاشی کے فیلڈ سٹاف کی ہے اگر ہے تو وہ کونسا سٹاف ہے جو اس کے لئے کام کرتا ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بالا قانون کے مطابق پانی چوری کو روکنے کیلئے محکمہ کے فیلڈ سٹاف کو مزید متحرک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 18 فروری 2016 تاریخ ترسل 3 مئی 2016)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے۔ پانی چوری کے تدارک کیلئے مندرجہ ذیل قانون موجود ہیں۔
دفعہ 70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت سب ڈویژنل کینال آفیسر کو مجسٹریٹ درجہ دوئم کے اختیارات حاصل ہیں جو پانی چوری کرنے والوں کے خلاف استعمال ہوتا ہے جس کے تحت سب ڈویژنل کینال آفیسر جرم کی شدت کی مناسبت سے بذریعہ سمری ٹرائل۔ /15000 روپے تک جرمانہ یا ایک سال قید یا دونوں سزائیں بیک وقت بھی دے سکتا ہے۔ اس قانون میں مزید ترمیم دفعہ A۔73 کے تحت کی گئی جس کے تحت پانی چوری کے جرم کو ناقابل ضمانت اور قابل دست اندازی پولیس بنا دیا گیا ہے۔ اس قانون میں مزید ترمیم دفعہ A۔32 کے تحت کی گئی ہے جس کے تحت اگر کوئی شخص دفعہ 36,34,33,31 یا 45 کے تحت جرمانہ ادا نہیں کرتا تو اس کا نام وارہ بندی سے کاٹ دیا جائے گا۔
(ب) پانی چوری کی روک تھام کیلئے محکمہ انہار کا عملہ بشمول ایکسیئن، ایس ڈی او، بیلدار پانی چوری کی روک تھام کیلئے مصروف عمل ہے اس کے علاوہ ہر سال محکمہ انہار اور پولیس کی مشترکہ چھاپہ مار ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں جو کہ پانی چوری کی روک تھام کیلئے موئثر ثابت ہو رہی ہیں۔ مزید برآں محکمہ انہار نے صوبہ پنجاب میں نہری پانی کی چوری روکنے کیلئے اپنے شعبہ پروگرام مانیٹرنگ اینڈ ایمپلی منٹیشن یونٹ (PMIU) کی وساطت سے جدید نظام متعارف کروایا ہے جو کہ پانی چوری کی روک تھام کیلئے اقدامات کر رہا ہے۔ اس نظام کے تحت PMIU کا نمائندہ اچانک موگہ جات چیک کرتا ہے اور محکمہ انہار کا جو ملازم پانی چوری میں ملوث پایا جاتا ہے اس کے خلاف قانون کے مطابق محکمانہ کارروائی کی سفارش کی جاتی ہے۔
اس کے علاوہ محکمے نے کسانوں کی رہنمائی کیلئے شکایت سیل قائم کیا ہے جس میں کسانوں کی ٹال فری نمبر 0800۔11333 پر شکایات وصول کی جاتی ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب اور چیف سیکرٹری پنجاب کی طرف سے محکمانہ / نہری نظام سے متعلق شکایات بھی وصول کی جاتی ہیں اور وصول کردہ شکایات کو جلد از جلد کمپیوٹرائزڈ نمبر لگا کر متعلقہ افسران کو فوری کارروائی کیلئے بذریعہ ای میل / فیکس / ڈاک بھجوایا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں محکمہ اس سلسلے میں پہلے ہی کارروائی کر رہا ہے جس کی تفصیل جز(ب) میں دی جا چکی ہے۔اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے زیادہ پانی چوری کے علاقوں میں پولیس کی نفری کو محکمہ انہار کے ساتھ پابند کیا گیا ہے جو کہ دن رات پانی چوروں کے خلاف موئثر انداز سے کام کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جون 2016)

محکمہ آبپاشی میں پانی چوری کے نئے نظام سے متعلقہ تفصیلات

*7424: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے محکمہ آبپاشی میں PFO(President Farmer Organization) تشکیل دی جس کا مقصد نہروں کے نظام کو موثر بنا کر عوامی نمائندگی دیتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی کی چوری کی رپورٹ متعلقہ PFO کے پاس جاتی ہے جو اس پر اپنی Recommendation دیتا ہے پھر اس پر کارروائی ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی چوری کو روکنے کیلئے محکمہ آبپاشی کے میٹ جو کہ باوردی ہوتے ہیں متعلقہ نہر پر گشت کرتے ہیں تاکہ پانی چوری کو روکا جاسکے کیا عملدرآمد ہو رہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ Farmers کا نظام کو جو کہ سیاسی افراد پر مشتمل ہے جس کی وجہ سے پانی چوری کو روکنے میں موثر اقدامات نہیں ہو رہے ہیں؟

(ہ) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس فارمرز نظام کی جگہ نیا نظام لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ساہیوال پی پی 222 میں پانی چوری اور نہروں پر پٹرولنگ کیلئے تعینات ملازمین کے نام عہدہ اور انکے فرائض کی مکمل تفصیلات سے بھی ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2016 تاریخ ترسل 3 مئی 2016)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے تقریباً صدی پرانے نہری نظام کے انتظامی امور اور طریقہ ہائے کو کسانوں کی شمولیت سے بہتر انتظامی کارکردگی۔ شفافیت اور کم لاگت، تعمیر و مرمت اور آپس کے پانی کی تقسیم کے مسائل کو اپنے طور پر حل کے لئے پیڈا ایکٹ 1997 منظور کیا۔ اس ایکٹ کے مطابق پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پیڈا ایکٹ کے مطابق نہری پانی کی منصفانہ تقسیم، نہروں کی مرمت و دیکھ بھال، آبیانہ کی وصولی، پانی چوری کا خاتمہ اور تنازعات کے حل کے لئے نہری انتظام و انصرام میں کسانوں کی شمولیت کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کسان تنظیم (FO) کی تشکیل میں کسانوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ انہیں نہری نظام میں شامل کرنے کا مقصد نہری نظام کو موثر بنا کر عوامی نمائندگی دینا ہے۔ موگہ کی سطح پر کھال پنچائیت اور راجباہ کی سطح پر کسان تنظیموں کی تشکیل کی جاتی ہے تاکہ نہری نظام میں کسانوں کی شمولیت ہو سکے۔ کسان تنظیم صدر (PFO) کی سربراہی میں اپنے تمام امور سرانجام دیتی ہے جو بذریعہ الیکشن منتخب ہوتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کی دفعات 33 اور 34 کے تحت کسان تنظیم کو محصول خاص (تاوان) تیار کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ پانی چوری کی روک تھام میں کسان تنظیم کی انتظامیہ کمیٹی کا اہم کردار ہے۔ پانی چوری کے واقعات کی روشنی میں انتظامی کمیٹی خطاکاروں اور مجرموں پر محصول خاص عائد کرنے کے لئے تحقیقات اور ضروری کارروائی بلاتوقف کرتی ہے جن رقبوں پر ناجائز آبپاشی کی جارہی ہو ان کی پڑتال متعلقہ موگہ کارکن کھال پنچائیت کرتا ہے پانی چوری کے واقعات کی روشنی میں انتظامی کمیٹی یا صدر ایف او پولیس ڈیپارٹمنٹ کو اندراج پرچہ کے لئے تحریر ارسال کرتا ہے اور مکمل تحقیقات اور عملہ فیلڈ سے رپورٹ حاصل کر کے خطاکاروں اور مجرموں کے خلاف محصول خاص عائد کرنے کے لئے اپنی سفارشات (Recommendation) دیتا ہے اور مجاز اتھارٹی ڈویژنل کینال آفیسر (DCO) کو برائے فیصلہ کیس ارسال کر دیتا ہے۔ مجاز اتھارٹی خطاکاروں کو شنوائی کا مناسب موقع فراہم کرتے ہوئے نوٹس سماعت جاری کرتی ہے اور مقررہ تاریخ سماعت پر فیصلہ سنایا جاتا ہے۔ کسان تنظیم مجاز اتھارٹی کے فیصلہ سنایا جانے کے سات دن کے اندر عائد شدہ محصول خاص کا بل تقسیم کرتی ہے اور ایک ماہ کے اندر محصول خاص کی رقم کی وصولی کرتی ہے اگر

مقررہ میعاد کے اندر رقم جمع نہ کرائی جائے تو کسان تنظیم کو مزید 10% سرچارج عائد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ پانی چوری روکنے کے لئے محکمہ آبپاشی کے میٹ باوردی / پگڑی بمعہ متعلقہ بیلداران نہروں پر گشت کرتے ہیں تاکہ پانی چوری کو روکا جاسکے جس پر باقاعدگی سے عمل ہو رہا ہے ۔کسان تنظیم پانی چوری کی رپورٹ موصول ہونے پر ابتدائی تحقیقات کرکے پولیس کو خطاکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لئے رپورٹ / تحریر ارسال کرتی ہے

(د) کسان تنظیم کے عہدہ داران کا انتخاب مقامی سطح پر کسانوں میں سے بذریعہ الیکشن کیا جاتا ہے جن کے سیاسی تعلق کے بارے میں محکمہ کو علم نہ ہوتا ہے اور نہ ہی سیاسی بنیاد پر الیکشن ہوتے ہیں البتہ الیکشن میں دھڑے بندی کے امکان کو رد نہ کیا جاسکتا ہے مزید یہ کہ بعض کسان تنظیمیں پانی چوری روکنے میں مؤثر کردار ادا نہ کر پا رہی ہیں۔اس بنیاد پر ان کے خلاف رولز 13&14 کے تحت کاروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ہ) کسان تنظیموں کا نظام پیڈا ایکٹ 1997 کے تحت پنجاب کے مختلف علاقوں میں تجرباتی طور پر شروع کیا گیا ہے۔ مختلف ادوار میں کسان تنظیموں کی کارکردگی بڑھانے کے اقدامات کئے گئے ہیں جس کے تحت رول / ریگولیشن میں ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں اور آخری کوشش 2014 کے ریگولیشن کے تحت مواخذہ، شفافیت، فنانشل اور لیگل ڈسپلن کو بہتر کرنے کے لئے ریگولیشن میں مناسب ترامیم کی گئی تھیں لیکن کسان تنظیموں نے چند مفاد پرست عناصر کی ایماء پر عدالت عالیہ سے Stay حاصل کیا ہوا ہے۔اب انکی مجموعی کارکردگی جس میں پانی چوری کو روکنے میں ناکامی، قانون کی مناسب عمل داری نہ ہونے دینا کو بنیاد بنا کر محکمہ اریگیشن نے پیڈا کی ایویلوایشن کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی رپورٹ چند دنوں میں موصول ہونے والی ہے۔مزید سٹینڈنگ کمیٹی آف ایگریکلچر اور Betterment of Irrigation کمیٹی کی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے کسان تنظیموں میں بہتری لانے کی تجویز گورنمنٹ کو بجھوائی جارہی ہے جس کی منظوری کے بعد عمل درآمد کیا جائے گا۔

(و) ساہیوال پی پی 222 کے حلقہ میں 2 میٹ اور 18 بیلدار ہیں جن کے فرائض درج ذیل ہیں اور فہرست عملہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔ راجباہ کی دیکھ بھال۔

۲۔ نہری پانی کے بہاؤ میں رکاوٹوں کو دور کرنا۔

۳۔ پانی چوری کے واقعات کی فوری رپورٹ کرنا۔

۴۔ راجباہ پر موجود Hydraulic Structure کی حفاظت کرنا۔

۵۔ نہری پانی کی ٹیل تک آب رسانی کو یقینی بنانا۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جون 2016)

ڈیرہ غازی خان C.R.B.C نہر سے متعلقہ تفصیلات

*7427: خواجہ محمد نظام المحمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈی جی خان سے CRBC نہر گزرتی ہے یہ نہر کس کس علاقہ سے گزرتی ہے؟

(ب) اس نہر سے تحصیل تونسہ شریف کو کتنا پانی کس کس سیزن میں فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) سال 2015 میں تحصیل تونسہ شریف میں پانی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے اور ان مقدمات کی موجودہ صورتحال کے بارے میں بھی آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2016 تاریخ ترسل 3 مئی 2016)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے کہ یہ نہر ضلع ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ شریف سے گزرتی ہے۔ بستی ترمن، کھڈ بزدار، کاٹھ گڑھ، ٹبہ امام، ٹبی قیصرانی، ریتڑہ، جت والہ، ناڑی جنوبی، ناڑی شمالی، کوٹ موڑ، تونسہ شریف، بوہڑ، چوکی والا، کریم والا، سخبر سیدان، بستی احمدانی کے علاقوں سے گزرتی ہے۔

(ب) پنجاب میں چشمہ رائٹ بنک کینال کی برجی نمبری000+513 سے چشمہ رائٹ بنک کینال ڈویژن تونسہ شریف شروع ہوتی ہے جو کہ واپڈا کے پاس ہے اور چھوٹی نہروں کی وارہ بندی بھی واپڈا کرتا ہے پنجاب میں چشمہ رائٹ بنک کینال کی برجی نمبری000+513 سے

700+848 (ٹیل) تک ڈاؤن سٹریم پانی کا حق واٹر کارڈ کے مطابق اوسطاً حصہ خریف میں 1800 کیوسک ہے اور ربیع میں اس کا اوسطاً حصہ 1000 کیوسک ہے۔ تحصیل تونسہ شریف کو اوسطاً (ربیع + خریف) میں 800 کیوسک سے 1000 کیوسک پانی دیا جاتا ہے۔ چشمہ رائٹ بنک کینال ڈویژن پانی کی کمی کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہے جس کی وجہ KPK میں نہر کے کنارے کمزور ہونا ہے۔ اس پر واپڈا کو بار بار مراسلے بھیجے جا رہے ہیں مگر ابھی تک کوئی پیش رفت نہ ہو سکی ہے۔

(ج) سال 2015 تحصیل تونسہ شریف میں پانی چوری کے 1955 وقوعہ جات ہوئے اور ان وقوعہ جات کی روبکارہائے تھانہ وہوا، تھانہ ریتڑہ، تھانہ سٹی تونسہ شریف، تھانہ صدر اور تھانہ کالا کو ارسال کر دی گئی ہیں ان میں سے 110 وقوعہ جات کی ایف آئی آر کی نقول موصول ہوئی ہیں

باقی 1845 روبکارہائے پر متعلقہ تھانہ جات میں کارروائی ہونی باقی ہے جن کی FIR کے لیے پیروی کی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

ملتان:۔ ہیڈ محمد والا کے پل کو Extend کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7673: جناب شوکت حیات بوسن: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2013 میں سیلاب کے پانی کو گزارنے کے لئے ہیڈ محمد والا ملتان کے بند میں شگاف ڈالا گیا؟

(ب) کیا حکومت ہیڈ محمد والا کے پل کو Extend کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سیلابی پانی کو گزارنے کے لئے اس میں بار بار شگاف نہ ڈالنا پڑے؟

(تاریخ وصولی 8 اپریل 2016 تاریخ ترسیل 8 جولائی 2016)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ سال 2013 میں ہیڈ محمد والا ملتان کے بند میں شگاف نہیں ڈالا گیا بلکہ سال 2014 میں سیلاب کے پانی کو گزارنے کے لئے Breaching Section کو Operate کیا گیا اور یہ فیصلہ ملتان شہر کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے Breaching Section Committee نے کیا۔

(ب) ہیڈ محمد والا پُل نیشنل ہائی وے اتھارٹی (NHA) سے متعلقہ ہے۔ اس سلسلے میں پہلے ہی محکمہ متعلقہ محکمے سے رابطے میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

لاہور شہر کی نہر میں گندا پانی ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

*7752: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر سے گزرنے والی نہر میں متعدد مقامات پر سیوریج کا گندا پانی ڈالا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب درست ہے تو کیا یہ گندا پانی قانونی طور پر یا غیر قانونی طور پر ڈالا جا رہا ہے؟

(ج) اگر غیر قانونی طور پر گندا پانی نہر میں ڈالا جاتا ہے تو محکمہ / حکومت ایسا کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کرتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 اپریل 2016 تاریخ ترسیل 13 جون 2016)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) غیر قانونی طور پر ڈالا جارہا ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے Suo Moto ایکشن لیا ہوا ہے اور WASA کو ہدایت کی گئی ہے کہ نہر میں گرنے والے سیوریج پائپوں کے لئے کوئی متبادل بندوبست کیا جائے کیونکہ جب ان کو بند کیا جاتا ہے تو سڑکوں اور گلیوں میں پانی بھر جاتا ہے اور کینال روڈ پر بھی پانی آجاتا ہے۔ WASA والے سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں اس پر کام کر رہے ہیں جس کی تفصیل WASA سے متعلقہ ہے بہر حال محکمہ انہار لاہور برانچ کو صاف رکھنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں اگر WASA ان پائپوں کو بند کر دے تو اس سے نہر کا پانی کافی حد تک آلودگی سے پاک ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جولائی 2016)

میانوالی: مہاجر برانچ نہر کے کناروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8049: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مہاجر برانچ نہر میانوالی 32 ہزار برجی سے لے کر 47 ہزار برجی تک کے کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کناروں کے ٹوٹنے کی وجہ سے پانی کے اوور فلو کی وجہ سے مقامی لوگوں کی زمین سیم و تھور کا شکار ہو رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت مہاجر برانچ نہر میانوالی کے کناروں کی تعمیر نئے سرے سے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 8 جون 2016 تاریخ ترسیل 9 اگست 2016)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مہاجر برانچ برجی نمبر 32 ہزار سے لے کر 47 ہزار تک کے کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ مہاجر برانچ 0 تا 87 برجی تک پختہ (Concrete Lined) ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مہاجر برانچ برجی نمبر 32ہزار سے لے کر 47ہزار تک اوور فلو ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا جگہ سے نہر اوور فلو نہ ہوتی ہے۔

(ج) مہاجر برانچ تھل کینال سسٹم کا حصہ ہے اور تھل کینال سسٹم کی Rehabilitation کی فزیبلٹی سٹڈی PIAIP منصوبے کے تحت ہو چکی ہے جو نہی فنڈز دستیاب ہونگے مہاجر برانچ کی Rehabilitation تھل کینال سسٹم کے ساتھ ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 19اگست 2016)

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

21اگست 2016ء — سیکرٹری

بروز منگل 23 اگست 2016 کو محکمہ جات 1۔ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری۔ 2۔ آبپاشی کے
سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	قاضی احمد سعید	3998
2	جناب امجد علی جاوید	6709۔7764۔4399
3	لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	5684
4	باؤ اختر علی	6005
5	محترمہ خدیجہ عمر	6903
6	جناب احسن ریاض فتیانہ	4477
7	چودھری اشرف علی انصاری	7515۔7481
8	ڈاکٹر سید وسیم اختر	6667۔6253
9	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	7424۔7422
10	خواجہ محمد نظام المحمود	7427
11	جناب شوکت حیات بوسن	7673
12	ڈاکٹر عالیہ آفتاب	7752
13	جناب احمد خان بھچر	8049

ضلع لاہور میں خواتین کی بہبود کے لئے رجسٹرڈ تنظیموں سے متعلقہ تفصیلات

429: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں خواتین کی بہبود کی کل کتنی تنظیمیں رجسٹرڈ ہیں، ان کے نام اور تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے ؟

(ب) ضلع لاہور میں خواتین کی جو تنظیمیں کام کر رہی ہیں، کیاوہ ملکی اور غیر ملکی امداد حاصل کرتی ہیں تو ان کی کارکردگی کا جائزہ حکومت کس طرح لیتی ہے ؟

(ج) کیاحکومت ان تنظیموں کا آڈٹ کر سکتی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو کب اور کس طرح، اگر نفی میں ہے تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔

(تاریخ وصولی 08 نومبر 2014 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2015)

جواب

وزیر سماجی بہبود وبیت المال

(الف) ضلع لاہور میں کل 78 رجسٹرڈ این جی اوز خواتین کی بہبود کیلئے کام کر رہی ہیں جن کے نام اور تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں خواتین کی جو تنظیمیں ملکی اور غیر ملکی امداد حاصل کرتی ہیں ان کی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے سالانہ پراگریس اور آڈٹ رپورٹ حاصل کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں حکومت ان تنظیموں کا آڈٹ کر سکتی ہے جس کیلئے چارٹر اکاؤنٹنٹ فرم کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

لاہور: ضلع بھر میں آئی ٹی کے دفاتر کی تفصیلات

1182: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں آئی ٹی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیلات فراہم کریں ؟

(ب) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں ؟

(ج) ان دفاتر کے لئے 16-2015 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(د) ان دفاتر کے سال 15-2014 کے کتنے اخراجات ہوئے ؟

(تاریخ وصولی 26 اکتوبر 2015 تاریخ ترسیل 2 نومبر 2015)

جواب

وزیر منصوبہ بندی وترقیات

(الف) ضلع لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے ماتحت آئی ٹی کا ایک دفتر جناح ہال (ٹاؤن ہال) لاہور میں اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔

(ب) ضلعی حکومت لاہور کے ماتحت قائم آئی ٹی دفتر 50 ملازمین پر مشتمل ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔آفس انچارج آئی ٹی (BS-17)	1
2۔ سسٹم نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر (Lumsum)	1
3۔ڈیٹا پروسیسنگ آفیسرز (BS-16)	2
4۔کمپیوٹر آپریٹر (BS-12)	20
5۔لیب اسسٹنٹ (BS-11)	1
6۔ ٹیکنیشن (BS-11)	1
7۔ پریس آپریٹر (BS-11)	1
8۔جونیئر کلرک (BS-07)	2
9۔ڈرائیور (BS-08)	1
10۔الیکٹریشن (BS-05)	1
11۔مالی (BS-01)	2
12۔ پریس ہیلپر (BS-01)	6
13۔نائب قاصد (BS-01)	6
14۔ڈسپیچ رائیڈر (BS-01)	1
15۔ سینیٹری ورکر / سوئیپر (BS-01)	3
16۔چوکیدار (BS-01)	1

(ج) ضلعی حکومت لاہور کے آئی ٹی کے دفتر کیلئے مالی سال 16۔2015 میں مجموعی طور پر 2 کروڑ 82 لاکھ 40 ہزار روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔

(د) ضلعی حکومت کے آئی ٹی کے دفتر کیلئے مالی سال 15۔2014 میں مجموعی طور پر 1 کروڑ 29 لاکھ 50 ہزار روپے خرچ کئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 اگست 2016)

خواتین کی بہبود کے لئے دستکاری ودیگر ہنر سکھانے کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

430: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) این اے125 لاہور میں خواتین کی بہبود کے لئے دستکاری ودیگر ہنر سکھانے کے کتنے ادارے موجود ہیں اور ان میں کتنی خواتین داخل ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے ؟

(ب) اگر مذکورہ حلقہ میں دستکاری ادارے موجود نہیں یا کم ہیں تو کیا حکومت مزید ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے ؟

(تاریخ وصولی 08 نومبر 2014 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2015)

جواب

وزیر سماجی بہبود وبیت المال

(الف) NA-125 لاہور میں خواتین کی بہبود کیلئے دستکاری اور دیگر ہنر سکھانے کا کوئی بھی ادارہ موجود نہ ہے۔

(ب) جی ہاں حکومت اس حلقہ میں مزید دستکاری اور ہنر سکھانے کے ادارے آئندہ مالی سال میں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

لاہور میں قائم خواتین کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1216: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے تحت خواتین کے لئے کتنے ادارے قائم کئے گئے ہیں ان اداروں میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کون کون سے پروگرام ہیں، تفصیل بتائی جائے ؟

(ب) کیا حکومت لاہور میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 28 دسمبر 2015 تاریخ ترسیل 06 جنوری 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود وبیت المال

(الف) ضلع لاہور میں سوشل ویلفئیر کے تحت خواتین کیلئے 06 ادارے قائم کئے گئے ہیں، ان اداروں میں خواتین کی فلاح و بہبود کیلئے جو خدمات مہیا کی جارہی ہیں ان کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور میں 16-2015 کی سالانہ ترقیاتی سکیم کے تحت تین نئے دستکاری سکول سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اشتراک سے قائم کئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

لاہور میں قائم شیلٹر ہومز سے متعلقہ تفصیلات

1217: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے شیلٹر ہومز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سال 15۔2014 کے دوران لاہور میں کتنے نئے شیلٹر ہومز کہاں کہاں بنائے گئے، مرد و خواتین کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے نیز ان شیلٹر ہومز میں کتنے افراد کو رکھنے کی گنجائش ہے اور اس کا انتظام کس اتھارٹی کے زیر نگرانی کام کر رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 28 دسمبر 2015 تاریخ ترسیل 06 جنوری 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) ضلع لاہور میں ایک دارالامان ہے جو 36/E-30 نزد پولیس سٹیشن نواں کوٹ، بند روڈ لاہور واقع ہے۔

(ب) سال 15۔2014 کے دوران کوئی نیا شیلٹر ہوم نہیں بنایا گیا۔ موجودہ شیلٹر ہوم میں 50 خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے اور اس کا انتظام ضلعی حکومت کے تحت چل رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

چنیوٹ:۔ محکمہ سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1356: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے ادارے کہاں کہاں کس نام سے کام کر رہے ہیں نیز ان میں کام کرنے والے ورکرز کے عہدے اور تاریخ تعیناتی بتائی جائے؟

(ب) محکمہ سماجی بہبود چنیوٹ کے لئے سال 16۔2015 کا سالانہ کتنا بجٹ مخصوص ہے اس میں سے کتنا بجٹ تقسیم کر دیا گیا اور کہاں کہاں خرچ ہوا ہے؟

(ج) اس ادارہ کے تحت کون کونسے کورسز/ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 مارچ 2016 تاریخ ترسیل 3 جون 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام دو ادارے ضلع چنیوٹ میں کام کر رہے ہیں:۔

1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، چنیوٹ۔

2۔ دارالامان

ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداو عہدہ کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ضلع چنیوٹ میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، چنیوٹ

1۔	کل بجٹ	-/1483000 روپے
2۔	کل خرچ	-/963249 روپے
3۔	تفصیل خرچ (تنخواہ عملہ)	-/131307روپے
4۔	نان سیلری/متفرق اخراجات	-/831924روپے

دارالامان، چنیوٹ

1۔	کل بجٹ	-/3047290 روپے
2۔	کل خرچ	-/2998213 روپے
3۔	تفصیل خرچ (تنخواہ عملہ)	-/1531922 روپے
4۔	نان سیلری/متفرق اخراجات	-/1466291روپے

(ج) ان اداروں میں سکھائے جانے والے ہنر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، چنیوٹ

1۔ کمپیوٹر کلاسز 2۔ بیوٹیشن کلاسز 3۔ سلائی وکڑھائی

2۔دارالامان، چنیوٹ:

1۔کڑھائی وسلائی 2۔دینی تعلیم 3۔سماجی ومعاشی بحالی خواتین۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

تحصیل تونسہ شریف میں بیت المال سے امداد کی تفصیلات

1359: خواجہ محمد نظام المحمود: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ بیت المال نے یکم جنوری 2014 سے اب تک کتنے لوگوں کو مالی امداد فراہم کی تفیصل بیان کی جائے؟

(ب) مالی امداد دینے کا Criteria بھی بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 8 مارچ 2016 تاریخ ترسیل 8 جون 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود وبیت المال

(الف) تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ بیت المال نے یکم جنوری 2014 سے اب تک 21 افراد کو 2,14,000/- روپے مالی امداد فراہم کی۔(جنوری 2015 سے پنجاب بھر کی بیت المال کمیٹیاں غیر فعال تھیں)

(ب) مالی امداد حاصل کرنے کیلئے بیت المال کے مجوزہ فارم پر درخواست دی جاتی ہے۔ درخواست موصول ہونے کے بعد ضلعی بیت المال کمیٹی کا کوئی رکن یا اس کا کوئی معاون رکن موقع پر جا کر چھان بین کرتا ہے۔ استحقاق مقرر ہونے کے بعد بیت المال فنڈز کی منصفانہ تقسیم کے لیئے ضلع کی بنیاد پر بالعموم پہلے آؤ پہلے پاؤ کے اصول کے تحت ہو گی لیکن سنگین یا فوری نوعیت کی درخواستوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔ ضلعی بیت المال فنڈز میں اس کمیٹی کے ارکان یا اس ضلع کی کسی تحصیل کے لیئے کوٹہ مقرر نہ ہے۔ ایک درخواست گذار ایک سال میں ایک بار امداد حاصل کر سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

ضلع سرگودھا۔ سوشل ویلفیئر کی ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

1375: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں میں کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں ان کے عرصہ تعیناتی سمیت نام وعہدہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) سرگودھا میں سوشل ویلفیئر کی ڈسپنسریوں میں سال 2014 اور 2015 کے دوران کتنے مریضوں کا معائنہ ہوا، تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2016 تاریخ ترسیل 25 اپریل 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود وبیت المال

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کوئی ڈسپنسری کام نہ کر رہی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام چونکہ کوئی ڈسپنسری کام نہ کر رہی ہے لہذا اسٹاف کی تفصیل بتانا ممکن نہ ہے۔

(ج) N.A

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1376: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنے ادارے کہاں کہاں کس کس نام سے چل رہے ہیں، ان میں خواتین کو کون کون سے ہنر سکھائے جا رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں کے سال 15-2014 اور 16-2015 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع میں مزید ادارے اس کی آبادی اور ضروریات کے تحت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2016 تاریخ ترسیل 25 اپریل 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں:۔

صوبائی حکومت کے زیر انتظام آٹھ ادارے کام کر رہے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔چمن 2۔عافیت 3۔دارالفلاح 4۔گہوارہ 5۔قصر بہبود 6۔پناہ 7۔نشیمن 8۔دارالسکون۔

ضلعی حکومت کے زیر انتظام چھ ادارے کام کر رہے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔نگہبان سنٹر 2۔ڈے کیئر سنٹر 3۔کاشانہ 4۔ماڈل چلڈرن ہوم 5۔دارالامان 6۔صنعت زار

قصر بہبود اور صنعت زار میں خواتین کو سلائی کڑھائی، بیوٹیشن، کمپیوٹر کورس، Painting اور متفرق ہنر سکھائے جاتے ہیں۔

مزید برآں دارالامان اور دارالفلاح میں خواتین کو Vocational Training دی جاتی ہے۔

(ب) صوبائی اداروں کے سال 15-2014 اور 16-2015 کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2014-15

تنخواہ الاؤنس	دیگر اخراجات	کل خرچ
-/30061992 روپے	-/11376889 روپے	-/41438881 روپے

2015-16

تنخواہ الاؤنس	دیگر اخراجات	کل خرچ
-/31201073 روپے	-/13134294 روپے	-/44335367 روپے

ضلعی اداروں کے سال 15۔2014 اور 16۔2015 کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2014۔15

تنخواہ الاؤنس	دیگر اخراجات	کل خرچ
6940725/- روپے	654823/- روپے	7595548/- روپے

2015-16

6206525/- روپے	249697/- روپے	6456222/- روپے

(ج) جی ہاں اس وقت تین دستکاری سنٹرز کی بلڈنگ زیر تعمیر ہیں اور مزید ادارے بھی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

ضلع گوجرانوالہ میں سماجی بہبود کے اداروں اور این جی اوز سے متعلقہ تفصیلات

1381: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سماجی بہبود و بیت المال کے کتنے دفاتر ہیں اور ان میں کتنے ملازمین ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں سماجی بہبود کے کتنے ادارے کیا کیا سروسز فراہم کر رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ اداروں کے سال 15۔2014 اور سال 16۔2015 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) مذکورہ ضلع میں سماجی بہبود کے تحت کتنی این جی اوز کام کر رہی ہیں ان این جی اوز کو سال 15۔2014 اور سال 16۔2015 میں کتنی رقم کہاں کہاں سے فراہم ہوئی نیز مذکورہ این جی اوز نے یہ رقم کن کن مدات میں خرچ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2016 تاریخ ترسیل 25 اپریل 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سماجی بہبود و بیت المال کے 12 دفاتر کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر و بیت المال، گوجرانوالہ
2. ماڈل چلڈرن ہوم، گوجرانوالہ
3. نگہبان سینٹر، گوجرانوالہ
4. سوشل ویلفیئر سنٹرل جیل پراجیکٹ گوجرانوالہ
5. دارالامان، گوجرانوالہ
6. ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گوجرانوالہ

7. ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر و بیت المال گوجرانوالہ
8. ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، سوشل ویلفیئر، اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 1
9. ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، سوشل ویلفیئر، اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 2
10. ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، سوشل ویلفیئر، اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ وزیر آباد
11. ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، سوشل ویلفیئر، کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کامونکی
12. میڈیکل سوشل آفیسر (میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ) ڈی ایچ کیو ہسپتال، گوجرانوالہ
13. میڈیکل سوشل آفیسر (میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ) ٹی ایچ کیو ہسپتال، وزیر آباد

ان دفاتر میں کل ملازمین کی تعداد 105 ہے

گزیٹڈ ملازمین کی تعداد 15 اور نان گزیٹڈ ملازمین کی تعداد 90 ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں سماجی بہبود کے ادارے مندرجہ ذیل خدمات فراہم کر رہے ہیں:۔

1۔ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر و بیت المال گوجرانوالہ:

تمام ذیلی دفاتر کی مانیٹرنگ کرنا اور این جی اوز اور سی سی بی کی رجسٹریشن کرنا، معذور افراد کو سرٹیفکیٹ جاری کرنا، بحثییت سیکرٹری ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی کام کرنا اور مستحقین کو مالی امداد کے چیک جاری کرنا۔

2۔ماڈل چلڈرن ہوم، گوجرانوالہ:

ماڈل چلڈرن ہوم یتیم بچوں کا ادارہ ہے جن بچوں کی عمر 06 تا 18 سال ہے اس ادارے میں رہائش پذیر ہیں۔ ادارے میں رہائش پذیر بچوں کو رہائش، خوراک، میڈیکل، تعلیم، ٹرانسپورٹ اور اور تفریح کی سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

3۔نگہبان سنٹر، گوجرانوالہ:

نگہبان سنٹر کا ادارہ گھر سے بھاگے ہوئے، گمشدہ اور اغوا شدہ بچوں کی بحالی کیلئے سرگرم عمل ہے اور بچوں کو ان کے والدین کے حوالے کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ادارہ میں رہائش پذیر بچوں کو فری خوراک فراہم کی جاتی ہے۔

4۔سوشل ویلفئیر سنٹر جیل پراجیکٹ، گوجرانوالہ:

سینٹرل جیل پراجیکٹ میں خواتین قیدی اور نابالغ بچے جو جیل میں موجود ہیں ان کی لیگل امداد کرنا اور ان کی بہبود کیلئے کام کرنا۔اس سلسلے میں رضاکار وکلاء کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

5۔دارالامان، گوجرانوالہ:

دارالامان گھریلو تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کی پروٹیکشن کیلئے کام کرتا ہے اور رہائش پذیر خواتین کو لیگل امداد، میڈیکل، سائکلوجیکل امداد، ووکیشنل تعلیم، مذہبی تعلیم، کھانا اور رہائش کی سہولیات فری فراہم کی جاتی ہیں۔

6۔ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، گوجرانوالہ:

صنعت زار میں خواتین کو خود مختار بنانے کیلئے خواتین کو مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں ان میں بیوٹیشن، سلائی کڑھائی، کوکنگ، وڈورک، فلاور میکنگ، ڈرائیونگ، کمپیوٹر ٹریننگ وغیرہ کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔

7۔اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹس (چار تحصیلوں میں):

سوسائٹی میں سماجی بہبود کے کاموں کو فروغ دینا، سول سوسائٹی کی راہنمائی کرنا، مختلف قدرتی آفات کے وقت حکومت کے ساتھ این جی اوز بھی ساتھ دیتی ہیں۔

8۔میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹس ڈی ایچ کیو ہسپتال، گوجرانوالہ، ٹی ایچ کیو ہسپتال، وزیرآباد:

میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ زکوٰۃ کے مستحق مریضوں کو ادویات فراہم کرتا ہے۔ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کے تحت بھی مریضوں کو مفت ادیات فراہم کی جاتی ہیں۔مریضوں کی بحالی کیلئے کیس ہسٹری تیار کرنا تاکہ وہ معاشرے میں بہتر کردار ادا کر سکیں۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال ضلع گوجرانوالہ نے سال 15۔2014اور 16۔2015 میں درج ذیل آمدن و اخراجات کئے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں کل 187این جی اوز سماجی بہبود کے تحت کام کر رہی ہیں۔

ان این جی اوز کو سال 15۔2014 میں مندرجہ ذیل فنڈز موصول ہوئے اور 16۔2015 میں کوئی فنڈز موصول نہ ہوئے اور این جی اوز اپنی مدد آپ کے تحت فلاحی سرگرمیاں سرانجام دے رہی ہیں۔

1۔اڈلٹ بیسک ایجوکیشن سوسائٹی، چرچ روڈ، لنک سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ۔

(حاصل کردہ فنڈ Rs. 10392679/-) یہ فنڈ "ریفارم چرچ ہوم نیدرلینڈ" کی طرف سے موصول ہوا۔مذکورہ فنڈ کو نان فارمل اڈلٹ لٹریسی (برائے خواتین) تعلیمی پراجیکٹ پر خرچ کیا گیا۔

2۔پنجاب پائلٹ پراجیکٹ، گاؤں مغل چک، تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

(حاصل کردہ فنڈ Rs.706875/-) یہ فنڈ "یوکے ایڈ" کی طرف سے موصول ہوا اور مذکورہ فنڈ کو ٹیچرز کی کوالٹی ایجوکیشن ٹریننگ پروگرام مہم پر خرچ کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 19اگست 2016)

ضلع وہاڑی میں سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1385: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنے ادارے کس کس نام سے کام کر رہے ہیں ان اداروں میں خواتین کو کون کون سے ہنر سکھائے جا رہے ہیں؟

(ب)ان اداروں کے سال 15-2014 کے اخراجات اور آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ضلع وہاڑی میں آبادی اور ضروریات کے تحت مزید ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کون کونسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اسکی وجہ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2016 تاریخ ترسیل 25 اپریل 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت اس وقت تین ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، سوشل ویلفیئر وہاڑی۔

2۔ شیلٹر ہوم (دارالامان)، وہاڑی۔

3۔ شہید بینظیر بھٹو وومن سنٹر، وہاڑی

1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم:

اس ادارہ میں خواتین کو درج ذیل ہنر سکھائے جا رہے ہیں:۔

1۔ ڈریس میکنگ 2۔ ایمبرائیڈری 3۔ نٹنگ 4۔ بیوٹیشن 5۔ کوکنگ 6۔ کمپیوٹر ٹریننگ

2۔ شیلٹر ہوم (دارالامان):

محکمہ سوشل ویلفئیر کے تحت چلنے والے دارالامان میں ظلم کا شکار خواتین کو پناہ فراہم کی جاتی ہے ان کو رہائش، مفت کھانا، طبی اور قانونی معاونت، Psychological Counseling، مذہبی وووکیشنل تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ مزید برآں خواتین کو مستقبل کے فیصلوں کیلئے مکمل راہنمائی فراہم کی جاتی ہے اور Rehabilitation کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

3۔ شہید بینظیر بھٹو وومن سنٹر:

اس سنٹر کا بنیادی مقصد تشدد اور گھریلو مسائل کا شکار خواتین کو اداروں میں Referral کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ مزید برآں خواتین کو قانونی معاملات میں راہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود سال 15-2014 کے اخراجات و آمدن کا ذریعہ صوبائی و ضلعی بجٹ ہے۔

(ج) محکمہ نے یونیفارم طریقہ کار کے مطابق ہر ضلع میں اپنے ادارے قائم کر رکھے ہیں۔ ضلع وہاڑی میں 17-2016 کے ترقیاتی پروگرام میں ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم وہاڑی کی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ جاری ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19۔ اگست 2016)</u>

ضلع پاکپتن: بیت المال سے امداد حاصل کرنے والوں سے متعلقہ تفصیلات

1436: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

ضلع پاکپتن میں سال 16-2015 کے دوران بیت المال فنڈ سے کتنے افراد کی مالی امداد کی گئی اور اس امداد کی کل رقم کتنی تھی؟

(تاریخ وصولی 18 اپریل 2016 تاریخ ترسیل 17 جون 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

ضلع پاکپتن میں سال 16-2015 کے دوران بیت المال فنڈز سے کسی بھی فرد کی مالی مدد نہ کی گئی کیونکہ اس عرصہ کے دوران پنجاب بھر میں ضلعی بیت المال کمیٹیاں غیر فعال تھیں لہذا کوئی رقم تقسیم نہ ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

گجرات: پی پی 111 میں محکمہ سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1572: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے گجرات شہر اور پی پی 111 میں کتنے ادارے اور دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) کتنے اداروں میں خواتین کو ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

(ج) ان اداروں میں کتنی خواتین کو اس وقت کس کس ہنر کی تعلیم دی جارہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس شہر اور پی پی 111 میں مزید خواتین کے ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 جون 2016 تاریخ ترسیل 12 اگست 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) گجرات شہر اور پی پی 111 میں 04 دفاتر اور دو ادارے چل رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال، گجرات واقع لیبر کمپلیکس نزد ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس ضلع کچہری گجرات۔
2. دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر UCD پراجیکٹ، گجرات واقع لیبر کمپلیکس نزد ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس ضلع کچہری گجرات
3. میڈیکل سوشل آفیسر، میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، عزیز بھٹی ہسپتال بھمبر روڈ گجرات ظہور الٰہی بلاک۔

4. سوشل ویلفئیر آفیسر، سوشیواکنامک بحالی سنٹر برائے قیدی خواتین و بچگان ڈسٹرکٹ جیل گجرات

5. ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم صنعت زار، گجرات واقع بالمقابل گرڈ سٹیشن واپڈا جلالپور جٹاں روڈ، گجرات۔

6. شیلٹر ہوم (دارالامان)، گجرات متصل گلی علینہ سنٹر بھمبر رود گجرات۔

(ب) صرف ایک ادارے ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم گجرات میں خواتین کو ہنر سکھائے جاتے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم گجرات میں 88 خواتین کو سلائی کڑھائی، کوکنگ، بیوٹی پارلر، بیکنگ، اسپیشل کوکنگ اور کمپیوٹر کے کورسز کروائے جارہے ہیں۔

(د): جی ہاں حکومت آئندہ مالی سال میں خواتین کیلئے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اگست 2016)

لاہور   رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 20 اگست 2016   سیکرٹری